Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ ۱۲ صلح ۱۳۵۱ ہش ۱۲ جنوری ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۱ر صلح ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ر صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۱ر صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

میرے بیٹے کیپٹن فضل احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۱ء بوقت ۵ بجے شام پہلی بچی عطا فرمائی ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت بچی کا نام نفیسہ ساجدہ تجویز فرمایا ہے ۔

نومولودہ مکرم خواجہ سلیم احمد صاحب بی ۔ اے کی نواسی ہے ۔ اور مکرم میجر عارف زماں صاحب سابق ناظر امور عامہ و ناظر امور خارجہ کی پوتی ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے اور خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

(بیگم میجر عارف زماں صاحب ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس شخص کی ساری لذّتیں خدا میں ہوں اُس کو کوئی دُکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی

جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کرلیتا ہے تو دِل بے اختیار ہو کر اُس کی طرف دَوڑتا ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ مَیں نماز پڑھتا ہوں مگر دل نہیں ہوتا ۔ فرمایا :۔

"جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے ۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے ۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کرلیتا ہے اور اُس کے حُسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دِل بے اختیار ہو کر اُسی کی طرف دَوڑتا ہے ۔ اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے ۔ اصل نماز وُہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے ۔ اس زندگی کا مزا اُسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دُعا ہی میں محسوس ہو ۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی کی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا ، خواہ رات کو موت آجائے یا دن کو ۔ جو لوگ دُنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وُہ اس دُنیا سے نامراد ہو جاتے ہیں وہاں ان کیلئے خزانہ نہیں ہے جس سے وُہ لذت اور خوشی حاصل کرسکیں ۔ انسان جس لذت کا خوگرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھوڑائی جائے تو وُہ ایک دُکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنّم ہے ۔ پس جبکہ ساری لذّتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذّتیں تو چھوڑنی پڑیں گی ، پھر وہ سیدھا جہنّم میں جاوے گا ۔ لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذّتیں خدا میں ہیں اُس کو کوئی دُکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی ۔ وُہ اس دُنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۰)

مجاہد فی سبیل اللہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳ر مارچ ۱۹۵۷ء کو جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص اور فدائی کارکنانِ مال کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا جس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :۔

"برادران ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ :۔

آپ جب تاریخ میں حضرت خالدؓ اور سعدؓ اور عمرو بن معدی کربؓ اور ضرارؓ کے حالات پڑھتے ہوں گے ۔ تو آپ کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہوگی کہ کاش ہم اُس زمانہ میں ہوتے اور خدمت کرتے ۔ مگر اُس وقت آپ کو بھول جاتا ہے کہ "ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد" ۔ اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہادِ تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے ۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو ۔ کیونکہ تنظیم بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتی پس آپ لوگ اِس زمانہ کے مجاہد ہیں اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپکو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے ۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ آپ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں ۔ آمین"

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ صرف کراچی کے کارکنانِ مال کو بلکہ سبھی جماعتوں کے کارکنان مال کو اسی جذبہ کے تحت اور اسی رُوح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے نہایت محنت، مستعدی اور خوش اسلوبی کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی کوششوں کو شیریں ثمرات بخشے ۔ [illegible]

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی ترقی کے متعلق خدائی قانون

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو اللہ کے راستہ میں انتہائی کوشش کرنے کا حکم دیا ہے اور ایسی مکمل اور انتہائی کوشش کے لئے جھاد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج آیت ۷۹)

یعنی اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو۔

لیکن ایسی مکمل اور انتہائی کوشش یعنی جہاد میں کامیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں پہ خاص زور دیا ہے اور اس طرح مومنوں کو باور کرایا ہے کہ جب تک تم چار قسم کے اوصاف سے متصف ہو کر اللہ کے راستہ میں مکمل کوشش یا بالفاظ دیگر جہاد نہیں کرو گے اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس سے پہلی ہی آیت میں فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الحج آیت ۷۸)

یعنی اے مومنو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم اپنے مقصود کو پالو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار باتوں کا حکم دیا ہے۔ اوّل رکوع کرنے کا، دوم سجدہ کرنے کا، سوم اپنے رب کی عبادت کرنے کا اور چہارم نیک کام کرنے کا۔ یہاں رکوع اور سجدہ کرنے سے مراد وہ رکوع اور سجدہ نہیں ہو سکتا جو نماز میں کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ ہی اپنے رب کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور عبادت میں رکوع اور سجدہ دونوں پہلے ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں رکوع اور سجدہ سے مراد کچھ اور ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں لغت کی رُو سے واضح فرمایا ہے کہ "رکوع" کے معنے نماز کے علاوہ بھی ہوتے ہیں اور وہ معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اُس کی طرف جھک جانا اور اُسی پر توکل اور بھروسہ رکھنا۔ اسی طرح "سجدہ" کے معنے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کے۔ اس لحاظ سے اس آیت میں مومنوں کو درج ذیل چار حکم دئے گئے ہیں:۔

اوّل:۔ اِرْكَعُوْا یعنی خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے صرف اور صرف اسی پر بھروسہ رکھو۔

دوم:۔ وَاسْجُدُوْا یعنی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرکے اسکی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھالو۔

سوم:۔ وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ یعنی شب و روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُسکو اپنی مدد کے لیئے پکارتے رہو۔

چہارم:۔ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ یعنی تم حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد بھی بجالاؤ، مراد یہ کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوشش کرو۔ تم یتیموں کی خبرگیری کرو، تم بیواؤں کی نگہداشت کرو، تم مساکین سے شفقت اور رأفت کے ساتھ پیش آؤ، تم ہمسایوں سے نیک سلوک کرو وغیرہ ذالک۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم ان چاروں ہتھیاروں سے مسلح ہو جاؤ تو پھر تمہارا فرض یہ ہے کہ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ یعنی تم اللہ کے راستہ میں اتنی کوشش کرو جو کوشش کرنے کا حق ہے یعنی مکمل اور انتہائی کوشش عمل میں لاؤ۔ ان چاروں ہتھیاروں سے مسلح ہونے کے بعد جو کوشش بھی کی جلئے گی وہ بارآور ہوگی۔ اگر دیکھا جائے تو مسلمانوں کے جہاد فی اللہ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورے عزم و تعہد کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں یعنی (۱) توحید کامل پر انہیں دلی بصیرت کے ساتھ ایمان حاصل ہو اور تمام دنیوی سہاروں کو بے حقیقت سمجھتے ہوئے ان کا واحد سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہو اُسی پر اُن کا توکل ہو۔ (۲) پھر وہ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار ہوں اور اُن کے ہر فعل سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار ہیں اور اُسکی رضاء اُن کا منتہائے مقصود ہے۔ (۳) پھر وہ اپنے ربّ کے ایسے عبادت گزار ہوں کہ انکی ہر حرکت و سکون عبادت میں شمار ہوسکے۔ (۴) پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی پُورے تعہد کے ساتھ بجالانے والے ہوں۔

مسلمانوں اور دُوسری قوموں کی جد وجہد میں ایک بیّن فرق یہ ہے کہ دوسری قوموں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر چھوڑا ہوا ہے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پرواہ کئے بغیر دھوکہ فریب، جعلسازی، مکر، ریاکاری اور جھوٹ کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ڈھیل دی ہوئی ہے۔ ان تمام افعالِ بد کا انہیں خدا تعالیٰ کے حضور جواب دِہ ہونا ہوگا۔ اِسی بناء پر بالآخر دُنیا اور آخرت میں ان کا موردِ عذاب الٰہی ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدّر ہے۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیرِ اُمّت قرار دیا ہے اور اس بناء پر ان کے واسطے یہ لازمی ٹھہرایا ہے کہ وہ دنیوی جد وجہد (جس میں قومی سالمیّت و بقا کی جد وجہد بھی شامل ہے) میں بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اگر وہ ان ہر دو نوع کے حقوق کا پُورا پُورا خیال رکھیں گے اور انہیں پُورے تعہد کے ساتھ بجالائیں گے تو یہ اس بات کی ضمانت ہوگی کہ خدا تعالیٰ ان کی ہر انفرادی اور اجتماعی کوشش میں برکت ڈالتا اور انہیں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور کرتا چلا جائے گا۔ اگر وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں غفلت برتیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ خدائی تائید و نصرت کا دروازہ اپنے اُوپر بند کر رہے ہوں گے۔ انکی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا بارآور ہونا اللہ تعالیٰ نے اس امر پر موقوف رکھا ہے کہ وہ پورے عزم اور تعہد کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالائیں۔

پس موجودہ نازک دَور میں ہم جملہ اہل پاکستان کے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم توحید خالص اور توکل علی اللہ پر مضبوطی سے قائم ہو کر اور کامل فرمانبرداری اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت خاص تعہد کے ساتھ بجالائیں اور پھر حقوق العباد ادا کرنے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں جب ہم ان تمام امور سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں گے تو موجودہ مشکلات خواہ وہ کتنی ہی مہیب صورت کیوں نہ اختیار کرلیں یکدم کافور ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کا جلوہ دکھا کر ہمارے دشمنوں کو ناکام و نامراد اور ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب و بامراد کر دکھائے گا۔ عارضی مشکلات اور آزمائشیں ہمیں بیدار کرنے کی غرض سے ہی وارد کی جاتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بیدار اور چوکس ہو کر پُورے تعہد کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالائیں۔ ہمارا صادق الوعد خدا تائید و نصرت اور غلبہ کے وعدے پُورے کریگا اور ضرور کریگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے وعدے پُورے نہ کر دکھائے۔

اوکی ناوا کا جزیرہ

جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ساکو ساتو نے صدر نکسن سے ملاقات کے بعد کہا ہے کہ امریکہ نے مئی میں اوکی ناوا کو خالی اور جاپان کے حوالے کرنے کا یقین دلایا ہے۔ امریکی افواج ۱۵ مئی تک اوکی ناوا سے نکل جائیں گی۔ اوکی ناوا بحر الکاہل کا جزیرہ ہے اور مجمع الجزائر ریوکیو کا حصّہ تصوّر ہوتا ہے۔ جاپان سے اس کا فاصلہ ۳۲۵ میل ہے۔ جنگِ عالمگیر سے قبل یہ جزیرہ جاپان کے زیرِ نگیں تھا۔ جاپان نے یہاں ایک فوجی اڈہ قائم کر رکھا تھا۔ جنگ کے دوران جاپان اس اڈے کو اتحادیوں کے خلاف استعمال کرتا رہا۔ اوکی ناوا کی شمالاً جنوباً لمبائی ۶۵ میل ہے اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی دس میل ہے۔ مجموعی رقبہ ۴۸۵ مربّع میل ہے۔ جنگِ عالمگیر کے دوران ۱۹۴۵ء میں امریکہ نے اوکی ناوا پر قبضہ کرلیا۔ جب سے یہ جزیرہ امریکہ کے زیر انتظام چلا آرہا ہے، اوکی ناوا کے مقامی باشندوں کی تعداد نو لاکھ کے لگ بھگ ہے، ناہا اس کا صدر مقام ہے۔ امریکہ کے انتظامی دفاتر بھی ناہا ہی میں ہیں۔ انتظامیہ کا سربراہ ہائی کمشنر ہے جو امریکی وزیر دفاع کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ مقامی ایوکیو میں حکومت چلانے کیلئے ایک منتخب مجلس قانون ساز انتظامی افسر اعلیٰ اور آزاد عدلیہ موجود ہے، چینی، انناس سبزیاں اور مچھلیاں یہاں کی اہم پیداوار ہیں۔

اوکی ناوا اور مجمع الجزائر ایوکیو کو صدیوں تک ایک الگ اور آزاد ریاست کا درجہ حاصل رہا ہے۔ اس ریاست کے چین اور جاپان دونوں ہی سے دوستانہ روابط رہے۔ البتہ ۱۸۷۴ء میں جاپان نے اسپر قبضہ کرلیا اور اسے اپنی سلطنت کا حصّہ بنالیا۔ ۲۱ جون ۱۹۴۵ء کو امریکی فوج یہاں قابض ہوئی اور ۱۹۵۱ء کے جاپانی معاہدہ امن کے تحت اس کا نظم و نسق امریکہ کو سونپ دیا گیا۔ اس معاہدے کا باقاعدہ نفاذ اپریل ۱۹۵۲ء کو عمل میں آیا۔ بہرطور اوکی ناوا کو اب بھی جاپان کا حصّہ تصوّر کیا جاتا ہے اور مقامی آبادی عرصے سے مطالبہ کر رہی ہے کہ امریکی بالادستی ختم کرکے اوکی ناوا جاپان کی تحویل میں دے دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رؤیا کی اہمیت اور حقیقت

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد

رؤیا کی تعبیر میں شیخ عبدالغنی نابلسی نے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب تعطیر الانام بزبان عربی تصنیف فرمائی ہے۔ جو تعبیر الرؤیا میں بہت معتبر اور ثقہ ہے۔ اس کے مقدمہ میں آپ نے رؤیا کی اہمیت و حرمت اور حقیقت کے متعلق بہت جامع نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:۔

لهم البشرى في الحيوة الدنيا وفي الاخرة۔

یعنی انہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ملے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد سچی رؤیا ہے جسے انسان اس دنیا میں یا تو خود دیکھتا ہے یا کسی کو اس کے متعلق دکھایا جاتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کی رؤیت ہے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

من لم يؤمن بالرؤيا الصالحة لم يؤمن بالله ولا باليوم الاخر۔

یعنی جو رؤیائے صالحہ پر ایمان نہیں لاتا وہ درحقیقت اللہ تعالےٰ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوتی۔ اور حضور کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر وہ روز روشن کی طرح پوری ہو جاتی۔

حضور علیہ السلام سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ارشاد فرمایا۔

اے ابوبکر میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا میں اور تم ایک ہی سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں۔ اور میں تم سے دو سیڑھیاں آگے بڑھ گیا ہوں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ فوت ہو جائیں گے اور میں آپ کے بعد اڑھائی سال تک زندہ رہونگا اسی طرح روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ گویا میرے پیچھے سیاہ بکریاں آرہی ہیں اور اس کے پیچھے سفید بکریاں ہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ حضور پہلے عرب آپ کی متابعت کریں گے اور پھر عربوں کے بعد عجمی لوگ آئیں گے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو علم رؤیا سکھا کر آپ پر بہت بڑا احسان کیا تھا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وكذالك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل الاحاديث

اور فرمایا:۔

رب قد اتيتني من الملك وعلمتني من تاويل الاحاديث۔

اور اس سے مراد رؤیا کا علم تھا رؤیا کا علم ابتدائے آفرینش سے وہ پہلا علم ہے کہ جسے انبیاء اور رسول حاصل کرتے رہے اور اس کے مطابق عمل کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی نبوت اللہ تعالےٰ کی طرف سے خواب یا وحی کے ذریعہ ثابت ہوئی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل اور کل علوم میں سے علم رؤیا سے زیادہ بڑھ کر کوئی علم نہیں۔

بعض بے دین لوگوں نے رؤیا کو باطل قرار دیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ درحقیقت خواب میں سونے والا جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ انسان کے چار مزاجوں کے غلبہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا مزاج سوداوی ہو تو وہ عادتاً تاریکی، خطرات اور ڈراؤنی چیزیں دیکھتا ہے اور اگر اس کا مزاج صفراوی ہو تو وہ آگ۔ چراغ خون اور زرد رنگ کی چیزیں دیکھتا ہے اور اگر اس کے مزاج میں بلغمی مادہ زیادہ ہو تو وہ سفیدی۔ پانی دریا اور موجیں دیکھے گا اور اگر اس کا مزاج دموی ہو تو وہ شراب۔ خوشبو اور گانے بجانے کے آلات دیکھے گا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ رؤیا کی مختلف اقسام میں سے یہ صرف ایک قسم ہے۔

کیونکہ رؤیا صرف اس پر منحصر نہیں ہے بلکہ یقیناً بعض خوابیں جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے مزاجی غلبہ کے نتیجہ میں آتی ہیں اور بعض شیطانی ہوتی ہیں اور بعض خیالات کے نتیجہ میں آتی ہیں اور یہ سب پراگندہ خوابیں ہوتی ہیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ خوابیں تین قسم پر ہیں (۱) مبشر خوابیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے (۲) ڈراؤنی خوابیں جو شیطانی ہوتی ہیں (۳) اور ایسی خوابیں جس میں انسان خود اپنے نفس سے بات کرتا ہے پس شیطان کی طرف سے ڈراؤنی خوابیں باطل اور ناقابل اعتبار ہیں اور حدیث صحیح میں ذکر ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ حضور میں نے دیکھا ہے کہ گویا میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جاتا ہوں۔ تو حضور نے فرمایا کہ شیطانی خوابوں کو مت بیان کیا کرو اور جو رؤیا نفسانی خواہش کے نتیجہ میں ہوتی ہے تو اس کی مثال یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسے شخص کے ساتھ دیکھے جس سے وہ محبت کرتا ہے یا جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اس کو ہی دیکھے یا وہ بھوکا ہو اور وہ دیکھے کہ وہ کھا رہا ہے یا اس کا پیٹ بھرا ہوا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ قے کر رہا ہے یا وہ دھوپ میں کھڑا ہے اور دیکھے کہ وہ آگ میں جل رہا ہے یا اس کے اعضاء میں درد ہے اور وہ دیکھے کہ اس کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

باطل رؤیا کی سات اقسام ہیں۔ (۱) نفسانی وہم۔ ارادہ۔ خواہش اور پراگندہ خیالات (۲) احتلام جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (۳) شیطانی ڈر اور خوف (۴) جن وانس کی طرف سے جادو وغیرہ کو دیکھنا اور اس سے ایسی تکلیف پائے جیسے وہ شیطان سے تکلیف پاتا ہے (۵) وہ خوابیں جو شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اور وہ رؤیا میں شمار نہیں ہوتیں (۶) وہ رؤیا جو مزاج کے اختلاف اور خرابی سے آتی ہیں (۷) رؤیا دیکھنے والا اپنے آپ کو گزشتہ زمانہ میں دیکھے جیسے بیس برس قبل دیکھے سب سے صحیح خواب مبشر ہوتی ہے اسی طرح وہ رؤیا بھی درست ہوتی ہے جب کہ انسان کو سکون و آرام حاصل ہو۔ لباس عمدہ ہو اور اس نے صحت مند اور اچھی غذائیں کھائی ہوں۔

میرے نزدیک جھوٹی خوابوں اور سچی رؤیا کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) رؤیائے صادقہ ظاہرہ

یعنی واضح طور پر سچی رؤیا اور یہ نبوت کا ہی ایک حصہ ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله امنين واقعہ یوں ہے کہ جب حضور علیہ السلام حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ صحابہ سمیت مکہ میں امن کی حالت میں داخل ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور قربانیاں کر رہے ہیں اور اپنے سروں کے بال منڈوا یا چھوٹے کر رہے ہیں تو حضور علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بغیر رؤیا کے فرشتہ کے دخل کے بشارت دی گئی تھی اور ایسی خوابوں کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں بیٹے کے ذبح کرنے کے متعلق دکھایا گیا اور جس کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا یا بني اني أرى في المنام اني اذبحك بعض علماء نے کہا ہے کہ جو شخص واضح رؤیا دیکھتا ہے اسے بڑی خوشخبری حاصل ہے کیونکہ بالکل صاف اور واضح خواب بغیر رؤیا کے فرشتہ کے واسطہ کے صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۲۔ رؤیائے صالحہ

یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے بشیر خوابیں مکروہ خواب خدا تعالےٰ کی طرف سے زجر ہوتی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اچھی رؤیا وہ ہے کہ جس میں کوئی شخص اپنے خدا یا نبی یا مسلمان والدین کو دیکھے صحابہ نے دریافت کیا کہ کیا کوئی اپنے رب کو بھی دیکھتا ہے تو حضور نے فرمایا کہ بادشاہ کو دیکھنا کیونکہ حقیقی بادشاہ خدا تعالےٰ ہی ہے۔

۳۔ رؤیا کے فرشتہ کی خواب

وہ خواب جو رؤیا کے فرشتہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اس فرشتہ کا نام صدیقون ہے یہ فرشتہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ام الکتاب سے عطا کردہ علم کے مطابق انسان کو کوئی نظارہ دکھاتا ہے اور اسے حکمت کی امثال الہام کرتا ہے کیونکہ ہر ایک چیز کی ایک معلومہ مثال ہوتی ہے۔

۴۔ رؤیائے مرموزہ

یعنی جن خوابوں میں کنایۃً اشارہ ہے اور یہ خوابیں ارواح کی طرف سے ہوتی ہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی انسان خواب

(باقی صفحہ ۔۔۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

از مکرم حمید علی صاحب ظفر۔ شاہد نزیل لاہور

مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ احمدیہ

کچھ عرصہ قبل یہ افسوسناک خبر سننے میں آئی کہ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ احمدیہ ریل کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء تقریباً دن کے ایک بجے ربوہ میں دریائے چناب کے قریب اس وقت پیش آیا جب مرحوم ریلوے لائن عبور کر رہے تھے۔ مکرم بھٹی صاحب اس وقت مجاہد کی وردی زیب تن کئے ہوئے تھے اور اس طرح ملکی دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

اسی روز عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں شہید کو فوجی اعزاز کے ساتھ قطعہ مربیان سلسلہ بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔

گذشتہ سال ملکی دفاع کی خاطر جب مجاہد فورسز کو طلب کیا گیا تھا اُس وقت مکرم بھٹی صاحب ضلع گوجرانوالہ میں بطور مربی سلسلہ کام کر رہے تھے۔ مرکز کی طرف سے اطلاع جانے پر مجاہد فورس کی ٹریننگ کے لئے ربوہ تشریف لے آئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت گذشتہ سال سے ہی مجاہد فورس ربوہ کمپنی میں شامل تھے۔

مکرم بھٹی صاحب نہایت ہی دیانتدار، مخلص اور نیک سیرت انسان تھے۔ خدمت دین کے علاوہ خدمت خلق اور ہمدردی خلائق کے جذبہ سے سرشار تھے۔ مجھے ایک لمبا عرصہ ان کے ساتھ رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ بچپن سے ہی میں ان کو جانتا تھا۔ جب میں ناصر آباد اسٹیٹ میں پرائمری کی دوسری یا تیسری کلاس میں پڑھتا تھا تو مکرم بھٹی صاحب بھی میری کلاس فیلو تھے۔ ان دنوں ان کے والد مکرم چوہدری محمد علی صاحب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اراضی پر بطور کارکن کام کر رہے تھے۔

نہ صرف پرائمری اسکول میں بلکہ ٹی آئی اسکول میں بھی مجھے مکرم بھٹی صاحب کا ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مکرم بھٹی صاحب بہت ہی خوش اخلاق طالب علم ہونے کے علاوہ بہت اچھی صحت بھی رکھتے تھے پڑھائی کے علاوہ کھیلوں کے میدان میں بھی آگے آگے نظر آتے تھے اور اسی وجہ سے اسکول کے طلباء اور اساتذہ میں ہردلعزیز تھے۔

۱۹۶۲ء میں ڈی سی۔ ہائی اسکول کنری سے میٹرک کا امتحان دیا اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اس کے بعد مکرم بھٹی صاحب مرحوم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہو گئے۔ جامعہ احمدیہ میں بھی مجھے اُن کے ساتھ تعلیم کرنے کا موقعہ ملا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ مجھے یاد ہے کہ ہم دونوں نے ایک ہی وقت زندگی وقف کے فارم پُر کئے اور پھر اکٹھے ہی ربوہ آئے۔ اس طرح مجھے ان کے ساتھ اکٹھے سفر کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے نمایاں تبدیلی پیدا کی۔ نمازیں بڑی پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ اکثر فجر کی نماز مسجد مبارک میں ادا کیا کرتے تھے۔

خلافت سے بڑی پختگی کے ساتھ وابستہ تھے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور پھر آپ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اکثر دعائیہ خطوط لکھتے رہتے تھے۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی بہت تھا چنانچہ جب کسی دوست اور بزرگ کی علالت کا سنتے تھے تو ان کی عیادت کے لئے چلے جاتے۔ فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کے لئے تو اکثر جایا کرتے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نظام سلسلہ کا بہت احترام کرتے اور اس کی پابندی کرتے تھے۔ خادم اور زعیم ہونے کی حیثیتوں سے آپ نے اپنے فرائض کو بڑی تندہی اور دلجمعی کے ساتھ انجام دیا۔ ۱۹۶۸ء میں جب آپ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے زعیم منتخب ہوئے تو مجلس خدام الاحمدیہ کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ آپ کا شمار مجلس ربوہ کے بہترین زعماء میں سے تھا۔

مجھے محترم بھٹی صاحب کے ساتھ ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں بھی اور ہوسٹل کے باہر بھی اکٹھے رہنے کا موقع ملا ہے۔ آپ بہت نظافت پسند تھے۔ ماحول کپڑوں اور جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے

مرحوم کو خدا تعالیٰ نے خوش الحانی کے وصف سے بھی نوازا تھا اسلئے اذان بڑے شوق سے دیتے تھے اور اکثر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت بھی بڑے دلنشیں پیرایہ میں کیا کرتے تھے آپ کی تقریر کا انداز بھی بہت اچھا تھا۔ اکثر تربیتی تقاریر میں حاضرین کو عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔

محترم بھٹی صاحب کو خدمت کا بہت شوق تھا۔ خدمت دین، خدمت خلق کے علاوہ خدمت وطن کے جذبہ سے بھی سرشار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مجاہد فورس میں بڑی محنت اور جانفشانی سے ٹریننگ حاصل کی۔

مرحوم سے میری آخری ملاقات اس وقت ہوئی جب آپ مجاہد فورس کے سلسلہ میں ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے اور دارالضیافت میں مقیم تھے۔ آج میرے یہ دوست اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے ہیں مجھے آپ کی وفات کا سن کر بہت ہی صدمہ ہوا۔ آپ کی وفات عین عالم شباب میں ہوئی۔ جب شہید ہوئے کوئی تیس بتیس سال کی عمر ہو گی ان کے والدین (جو کہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں) اور بھائیوں اور بہنوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ احباب جماعت جہاں اس نوجوان خادم دین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں وہاں ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے بھی دعا کریں

اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ ونور مرقدہ۔

میرے والد محمد الدین صاحب امرتسری

از مکرم عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ سیکرٹری اصلاح وارشاد

میرے والد محترم حضرت محمد الدین صاحب امرتسری حال گنج مغلپورہ طویل علالت کے باعث مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء قبل از نماز فجر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ جنوری ۱۸۸۶ء میں بمقام دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل وطن ریاست جموں تھا آپ کے مورث اعلیٰ کا نام دھنپت رائے تھا جو راجپوت خاندان کے ایک معزز فرد تھے اور مہاراجہ کشمیر کے دربار میں کرسی نشین تھے۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں آپ کو ریاست کے قانون کے تحت ریاست بدر کر دیا گیا اور آپ کی جائیداد بھی ضبط کر لی گئی۔ اور آپ پنجاب میں آ کر آباد ہو گئے آپ کی اولاد ضلع گوجرانوالہ گورداسپور اور ہوشیارپور میں پھیل گئی والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں ۱۹۰۵ء میں اپنے چچا کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی غرض سے بقر عید کے موقعہ پر قادیان گیا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کے اعلان کرنے پر کہ حضرت اقدس کی طبیعت ناساز ہے اس لئے آج بیعت نہیں ہو گی۔ میں واپس آ گیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے احمدیت سے بڑا لگاؤ تھا اس لئے میں جماعت کا لٹریچر پڑھا کرتا تھا۔ بالآخر ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔

۱۹۰۹ء میں امرتسر میں ملازم ہو گئے اور ۱۹۲۵ء میں امرتسر میں ہی ریٹائر ہو گئے امرتسر میں آپ کو محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امیر جماعت امرتسر اور آپ کے خاندان سے دلی محبت تھی محترم ڈاکٹر صاحب کو بھی آپ کی اولاد سے دلی اُنس ہے۔

آپ کو سلسلہ کی خدمت کرنے کا بڑا شوق تھا حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ جب بھی جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ضروری اشیاء خریدنے امرتسر آتے تو والد صاحب مرحوم بھی حضرت میر صاحب کے ساتھ ہوتے اسی طرح جب مبایعین نے امرتسر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خلاف دعویٰ کیا تو اس سلسلہ میں والد صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا اور مقدمہ کا فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے حق میں ہو گیا۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے موضع بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر میں جماعت کی بنیاد رکھی اور تقسیم ہند تک آپ اسکے پریذیڈنٹ رہے آپ کو مناظرے اور جلسے سننے کا بڑا شوق تھا چنانچہ آپ چالیس پچاس میل تک کا سفر کر لیتے تھے جن دنوں مولوی ثناء اللہ صاحب اہل حدیث نے حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کو دعوت دی کہ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کُرتے پر چھینٹے پڑنے کا جو کشفی نظارہ دیکھا تھا اس پر وہ میری مسجد میں آ کر حلف اٹھائیں چنانچہ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب نے دعوت منظور کر لی۔ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ جو وفد مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد میں حلف دلانے گیا تھا۔ والد صاحب مرحوم اس وفد میں شامل تھے۔ ۱۹۳۳ء سے لیکر تقسیم ہند تک آپ ہر جمعہ قادیان پڑھا کرتے تھے سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے پاکستان بن کر آپ کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ سال کا چندہ آپ پیشگی ادا کر دیا کرتے تھے۔ آپ سالہا سال جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ میں سیکرٹری دعوۃ رہے اور مجلس انصار اللہ کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق سنہ ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عنایت فرماتے ہیں:۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی
" مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ
صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا
مکرم بشیر احمد صاحب خادم
" نصراللہ خان صاحب ناصر
" نور احمد مرتضےٰ صاحب
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
مکرم شیخ مقبل احمد صاحب
" منیر مسعود صاحب از طرف چوہدری نذر الدین صاحب جہانگیر مرحوم
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
" نسیم اختر صاحبہ بہاول نگر
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب ترکی مرحوم
" مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی

مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" گیانی عباداللہ صاحب
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" حمید احمد صاحب خالد
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی از طرف والد صاحب مرحوم
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی مرحوم)
مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی
مکرمہ امینہ عنایت بیگم صاحبہ کراچی
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم)
" نذیر ارشاد صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)
" زہرہ رؤف لودھی صاحبہ ملتان

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ نبوت/نومبر میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں:۔

محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ		۲۰ روپے
مکرمہ ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ	کراچی	۲۵ "
مکرم راجہ علی محمد صاحب لاہور		۱۰۰ "
" شیخ محمد نعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۲ "
مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ دارالرحمت وسطی	ربوہ	۱۰ "
مکرم غلام احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ	"	۱ "
" نسیم احمد صاحب باجوہ	"	۱ "
مکرمہ زبیدہ عبدالرحمن صاحبہ	کوئٹہ	۱۵ "
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۱۹ "
" نوابزادہ محمد امین صاحب بنوں		۱۵ "
مکرمہ سعیدہ طفیل احمد اختر قریشی صاحبہ	کراچی	۱۵ "
مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ		۲۵ "
مکرمہ نجمہ پرویز صاحبہ کوئٹہ		۳۰ "
مکرم ملک غلام فرید صاحب		۱۰۰ "
مکرمہ نفیرہ مجیدہ صاحبہ لاہور (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی مرحوم)		۵۰ "
" صفیۃ الرحمن صاحبہ وارڈن السلام صاحبہ ہوسٹل جامعہ نصرت		۱۰ "
" سعیدہ الماس صاحبہ دارالرحمت شرقی الف		۵ "
" بیگم صاحبہ حمید احمد صاحب خالد		۱ "
مکرم محمد بشیر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۱۵ "
مکرمہ حمیدہ شریف صاحبہ ملتان چھاؤنی		۲۵ "
مکرم غلام احمد صاحب دیالگڑھی ٹی ہاؤس لائل پور		۱۲ "
" لفٹیننٹ کرنل رشید ملک صاحب لاہور چھاؤنی		۱۰ "

بقیہ صفحہ نمبر ۳

میں دیکھے کہ کوئی فرشتہ اسے کہہ رہا ہے کہ تمہاری بیوی تم کو زہر تمہارے دوست کے ذریعہ پلانا چاہتی ہے اس خواب سے اس کو اشارہ مل گیا کہ اس کے دوست نے اس کی بیوی سے بدفعلی کی ہے کیونکہ اس کی رؤیا بتاتی ہے کہ جس طرح زہر مخفی ہے اسی طرح یہ بدفعلی بھی ظاہر نہیں ہوا۔

۵۔ وہ رؤیا ہو مشاہدہ کے بعد سچی ثابت ہوتی ہے۔ یعنی شر کا پہلو خیر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور خیر کا پہلو شر کی صورت میں۔ جیسے وہ دیکھے کہ مسجد میں طنبورہ بجا رہا ہے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ اپنی بدکرداریوں اور بدلیوں سے تائب ہوگا اور اس کو شہرت نصیب ہوگی یا کوئی شخص دیکھے کہ وہ حمام میں قرآن کریم پڑھ رہا ہے اس سے یہ مراد ہوگی کہ اس کی بدکرداری کی شہرت ہوگی۔ کیونکہ حمام ننگ کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے اور اس میں فرشتے داخل نہیں ہوسکتے۔ جیسے شیطان مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۴

ناظم مال بھی رہے۔ آپ غرباء بیوؤں کے بڑے ہمدرد اور بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک کے غمخوار تھے۔ آپ خود بھی نماز کی پابندی کرتے اور اپنی اولاد کو بھی نماز پڑھنے کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ آپ تہجد گزار تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تسبیح و تحمید اور درود شریف پر خود بھی عمل کرتے اور ہر ملنے والے کو حضور کی اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

آپ کے چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ بوقت وفات آپ کے پوتے پڑپوتے اور نواسے نواسیوں کی تعداد ۴۹ تھی۔ اور آپ کی عمر تقریباً نوے سال تھی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور ہم سب کو والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مجاہدین تحریک جدید کیلئے ایک بابرکت دُعا

کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ مخلصین جو اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنے عزیز اموال خرچ کر رہے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت دعائیں ہر آن ان مخلصین کے شامل حال رہیں گی۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم فارسی کلام جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اے خداوند کریم تو ہر اس شخص پر جو اسلام کا خدمت گزار ہے اپنے فضلوں کی بارش برسا۔ اور اگر اسے کوئی مشکل آپڑے تو اس کی مصیبت ٹلا دے اے سب قدرتوں کے مالک تو اسے ایسا خوش و خرم رکھ کہ اس کے تمام کاروبار اور حالات میں اسے جنت کا نظارہ دکھائی دے"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا ہمیشہ مستحق بنائے آمین۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہوچکا ہے لیکن ابھی سب مجالس کی طرف سے رپورٹ کارگزاری وصول نہیں ہوئی۔ قائدین مجالس کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ماہ فتح (دسمبر) کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

مکرم محمد رمضان صاحب باورچی ٹانگہ ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(سید شاہ میر احمد انچارج دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کوئی شخص نیک کام کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ خود دوسروں کو اس کی تائید میں کھڑا کر دیتا ہے

مومن ہمیشہ یہ سمجھتا ہے کہ کام کی ذمہ داری صرف اور صرف مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے

(فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اگر تم اپنا عملی نمونہ جس وقت لوگوں کے سامنے پیش کرو گے یہ ناممکن ہے کہ لوگ تم میں شامل ہونے کی خواہش نہ کریں۔ یہ سلسلہ تو خدا کا ہے اور اس میں اس کے وہ بندے شامل ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضا کے لئے چن لیا۔

میں کہتا ہوں ایک کافر سے کافر بھی نیک نمونہ دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے ایک استاد مولوی رحمت اللہ صاحب تھے جو بعد میں مدینہ چلے گئے وہ بڑے نیک اور بزرگ تھے مگر عیسائی مذہب سے انہیں کوئی واقفیت نہ تھی ایک دفعہ عیسائیوں کے ساتھ ان کا مباحثہ قرار پایا۔ ان کے مقابلہ میں جو پادری تھا وہ بڑا ہوشیار اور عالم تھا مگر یہ صرف قرآن اور حدیث جانتے تھے اور چونکہ دانا اور سمجھدار تھے اس لئے کہتے تھے کہ اگر میں نے قرآن اور حدیث کو اس کے سامنے پیش کیا تو وہ کہہ دے گا کہ میں ان کو نہیں مانتا۔ دلیل ایسی چاہیئے جسے یہ بھی تسلیم کرے اور وہ مجھے آتی نہیں۔ آخر کہنے لگے لوگوں سے کیا کہنا ہے۔ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی۔ رات کو گیارہ بجے کے قریب ان کے دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ انہوں نے دروازہ کھولا۔ تو ایک شخص جبہ پہنے ہوئے اندر داخل ہوا۔ اور کہنے لگا صبح آپ کا فلاں پادری سے مباحثہ ہے۔ میں بھی پادری ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ توحید کے معاملہ میں آپ حق پر ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ بعض حوالے نوٹ کر لیں۔ کیونکہ ممکن ہے ان حوالوں کا آپ کو علم نہ ہو چنانچہ اس نے تمام حوالے لکھوا دیئے اور صبح جب مناظرہ ہوا تو وہ پادری یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ انہیں تو کسی حوالہ کا علم نہ تھا اب یہ کیا ہوا کہ یہ کہیں یونانی کتب کے حوالے دے رہے ہیں تو کہیں عبرانی کتب کے حوالے پڑھ رہے ہیں۔ کہیں انگریزی کتب سے اقتباس پیش کر رہے ہیں تو کہیں بائیبل سے توحید کی تعلیم سنا رہے ہیں۔ غرض انہوں نے زبردست بحث کی۔ اور اس پادری کو سخت شکست اٹھانی پڑی۔ ....

اب دیکھو اس پادری کی طبیعت پر حق کا اثر تھا اس نے جب دیکھا کہ آج حق مظلوم ہے تو اس کی حمایت کا اسے جوش آ گیا اور اس نے کہا آج توحید کہیں شکست نہ کھا جائے چنانچہ وہ رات کو آیا اور حوالے لکھا جاتا اور گو وہ لوگوں سے چھپ کر آیا مگر بہر حال آ تو گیا تو جب کوئی شخص نیک کام کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ خود بخود لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کر دیتا ہے اور وہ اس کی تصدیق اور تائید کرنے لگ جاتے ہیں۔

پس .... نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا نیک نمونہ دکھائیں خصوصیت سے میں کہتا ہوں کہ تم بھول جاؤ اس امر کو کہ کوئی اور شخص بھی ہے تم سمجھو کہ صرف تم پر ہی اس کام کی ذمہ داری عائد ہے کیونکہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو کہتا ہے کہ میری یہ ذمہ داری ہے اور فلاں کی وہ ذمہ داری ہے۔ مومن وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ صرف اور صرف میری ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم تجھ سے پوچھیں گے کسی اور سے نہیں مگر اس سے مراد بھی صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ ہر مومن مراد ہے اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم میں سے ہر شخص سے یہ سوال کروں گا کہ تم نے کیا کیا۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۸ء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں۔ (مینیجر)

بشاشت قلب کے ساتھ چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے (ناظر بیت المال آمد)

ملک میں غذائی صورتحال اطمینان بخش ہے، اشیائے صرف کی قیمتیں کم ہو جائیں گی

وزیر خوراک کی یقین دہانی

لاہور ۱۰ جنوری۔ خوراک کے مرکزی وزیر ملک معراج خالد نے ملک کی موجودہ غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان میں شکر کی سالانہ پیداوار چھ لاکھ ٹن تک بڑھنے کا امکان ہے جو ملک کی ضروریات کے لئے کافی ہے اس لئے چینی کی قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مٹی کا تیل بھی وافر مقدار میں موجود ہے اس کی قیمت پر مسلسل نظر رکھنے کی ہدایت کر دی گئی ہے چائے بونس کے ماتحت کر دی گئی ہے اس لئے اس کی قیمت میں اب اضافہ نہیں ہو گا۔ اب بھی عام قسم کی چائے کی پتی کافی مقدار میں موجود ہے۔

آپ نے بتایا کہ ماچسوں کی ۸۵ فی صد ضرورت مشرقی پاکستان سے پوری ہوتی تھی جہاں سے اب ماچس نہیں آ رہی لہذا اسے بھی بونس لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے امید ہے کہ جلد ہی اس کی سپلائی بہتر ہو جائے گی۔

وزیر خوراک نے کہا ملک میں گندم کی صورتحال اطمینان بخش ہے یکم فروری تک چار لاکھ پچیس ہزار ٹن گیہوں کا ذخیرہ ہمارے پاس ہو گا۔ ماہ مارچ میں مزید تین لاکھ ٹن گندم امریکہ سے آ جائے گی وزیر خوراک نے کہا امید ہے کہ ضروری اشیاء کی قیمتیں رفتہ رفتہ کم ہونی شروع ہو جائیں گی۔

شیخ مجیب الرحمن نے پاکستان سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ شیخ مجیب الرحمن نے جو آج تیسرے پہر ڈھاکہ میں پہنچے ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے اب مغربی پاکستان سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھنا ممکن نہیں آپ نے کہا صدر بھٹو نے ملاقات کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ مغربی پاکستان سے کسی نہ کسی قسم کا تعلق برقرار رکھا جائے لیکن موجودہ حالات میں ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔

پاک بھارت بحران کو روکنے میں سلامتی کونسل کی ناکامی باعث تشویش ہے

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل کا بیان!

واشنگٹن ۱۰ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کرٹ والڈہائم نے ایک بیان میں اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل پاک بھارت بحران کو روکنے میں ناکام رہی۔ تاہم آپ نے ڈاکٹر کسینجر کے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا کہ اس ناکامی کی وجہ سے مشرق وسطےٰ میں قیام امن کے بارہ میں بھی سلامتی کونسل کی مساعی کو کامیابی کی ضمانت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آپ نے کہا میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں ذاتی طور پر کوشش کرنے کے لئے تیار ہوں اگر ضرورت ہوئی تو اس بارہ میں میں عرب ممالک اور اسرائیل کا دورہ بھی کروں گا۔

پاکستان نے افریقی ایشیائی تنظیم کے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا

قاہرہ ۱۰ جنوری۔ پاکستان کے وفد نے افریقی ایشیائی تنظیم کے اجلاس کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ آج جب اجلاس شروع ہوا تو اس میں نام نہاد بنگلہ دیش کا وفد بھی موجود تھا۔ پاکستان نے اس پر احتجاج کیا اور کہا کہ یہ وفد بھارت نے بھیجا ہے اور اس وفد کی موجودگی پاکستان کی علاقائی سالمیت پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔